(قسط ۳) (گذشتہ سے پیوستہ)

عربی لٹریچر میں قدیم ہندوستان

جناب خورشید احمد فارق، صدر شعبہ عربی و فارسی دلی یونیورسٹی دہلی

برہمنوں کے بعد چھتریوں کا طبقہ ہے، ہندوؤں کی رائے ہے کہ یہ برہما کے کندھوں اور ہاتھوں ے پیدا ہوئے ہیں۔ چھتری رتبہ میں برہمن سے زیادہ فروتر نہیں ہیں۔ چھتریوں کے بعد ویش کا طبقہ ہے۔ یہ لوگ برہما کی ناف سے پیدا ہوئے تھے[1]) ـــــ (چوتھا[2] طبقہ شودر کا ہے) یہ برہما کے پیروں سے یدا ہوئے ہیں۔

آخری دونوں طبقے (ویش اور شودر) معاشرہ میں کم و بیش ایک سا درجہ رکھتے ہیں۔ اس امتیاز باوجود چاروں ذاتوں کے لوگ محلوں اور بستیوں میں ساتھ ساتھ رہتے ہیں۔ ان کے بعد دستکار ہیں۔ ن کا شمار کسی طبقہ میں نہیں ہوتا۔ صرف اپنے پیشوں کی طرف منسوب کئے جاتے ہیں۔ ان کو انتز (انتیج) کہتے ید پیشوں کے لحاظ سے ان کی آٹھ قسمیں ہیں، یہ لوگ اپنے پیشہ سے ملتے جلتے پیشہ والوں کا پیشہ اختیار سکتے ہیں۔ لیکن کوئی پیشہ ور دھوبی، موچی، اور جلاہے کا کام اختیار نہیں کر سکتا۔ پیشہ وروں کی آٹھ ین یہ ہیں:۔

(۱) دھوبی (۲) موچی (۳) نٹ (۴) ٹوکری اور ڈھال بنانے والے (۵) ملاح (۶) مچھیرے

---

[1] بریکٹ والی عبارت ہم نے بڑھائی ہے۔ کتاب الہند میں موجود نہیں ہے۔

[2] متن میں چوتھے طبقہ کا ذکر نہیں، غالباً اس فروگذاشت کا ذمہ دار کاتب ہے۔

(۷) شکاری (۸) جولاہے

یہ پیشہ ور مذکورہ چاروں طبقوں کے ساتھ شہروں اور بستیوں میں سکونت پذیر نہیں ہوتے اس لئے وہ اپنے مکان شہر سے متصل لیکن اس کے باہر بناتے ہیں۔ رہے ہاڈی۔ ڈوم۔ چنڈال اور کچھ تو ان کا شمار کسی ذات یا طبقہ میں نہیں، وہ چھوٹے اور گھٹیا کام انجام دیتے ہیں۔ جیسے گاؤں کی صفائی مزدوری۔ ولدالزنا کی طرح ان کا ایک ہی طبقہ میں شمار ہوتا ہے۔ بعض اپنے کاموں کے ذریعے ایک سے متمائز ہوتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ ان کا مورث اعلیٰ شوودر اور ماں برہمن تھی اور دونوں کے ناجائز تعلق سے یہ لوگ پیدا ہوئے۔ اس لئے ان پر ذلت کا لیبل لگا ہوا ہے۔

کھاتے وقت چاروں ذاتوں کے لوگ الگ الگ بیٹھتے ہیں، یہ ممکن نہیں کہ مختلف ذات والے دو آدمی ایک ساتھ بیٹھ کر کھالیں مثلاً برہمنوں کی صف میں دوسری ذات کے دو آدمی قریب میں بیٹھے ہوں تو ایک تختہ کھڑا کرکے یا کپڑا تان کر ان کے اور برہمنوں کے درمیان حد بنا دی جاتی ہے۔ دونوں ذاتوں کے درمیان ایک لکیر کھینچنے سے بھی کام چل سکتا ہے۔ چونکہ دوسرے کا جھوٹا کھانا حرام ہے اس لئے ضروری ہے کہ ہر شخص کا کھانا الگ ہو۔[1]

سلیمان تاجر متوفی نویں صدی عیسوی مطابق تیسری صدی ہجری۔

ہندوؤں کا ایک فرقہ ہے جس کے دو آدمی نہ تو ایک پلیٹ میں کھانا کھاتے ہیں نہ ایک دسترخوان پر ساتھ کھانا بہت معیوب خیال کیا جاتا ہے۔ چنانچہ جب یہ لوگ سیراف کرتے ہیں اور کوئی بڑا مہمان تاجران کی دعوت کرتا ہے اور یہ تعداد میں سو یا کچھ کم یا کچھ زیادہ ہوتے ہیں۔ تو اس تاجر کو ہر مہمان کے لیے ایک الگ تھال رکھنا پڑتا ہے۔ اس فرقہ کے راجاؤں اور اکابر کے لئے ان کے ملک میں کے پتوں سے پلیٹوں اور تھالوں سے ملتے جلتے ظروف بنائے جاتے ہیں اور جب کھانے کا وقت ہوتا ہے تو ان ظروف میں یہ لوگ کھانا کھاتے ہیں جب کھانے سے فارغ ہوتے ہیں تو یہ تھال اور پلیٹیں بچے ہوئے کھانے کے پانی میں پھینک دی جاتی ہیں۔

[1] سلسلۃ التواریخ، پیرس ۱۸۱۱ء، ۱/۱۴۵۔

جب ارجن نے باسدیو سے پوچھا کہ چاروں ذاتوں کے اخلاق صفات کیسے ہونے چاہئیں تو اس نے جواب دیا۔

برہمن کو خوب دانشمند ہونا چاہئے، مضبوط دل اور حق گو، اس میں برداشت کا خوب مادہ ہونا چاہئے۔ واس پر پوری طرح قابو رکھتا ہو، انصاف پسند ہو، صفائی سے دلچسپی لیتا ہو، عبادت گذار اور دیندار ہو۔ چھتری کے لئے ضروری ہے کہ رعب دار ہو، بہادر اور دبنگ ہو، چرب زبان اور فیاض ہو۔ مصائب کو خاطر میں نہ لائے اور مشکلات کو سر کرنے کی کوشش میں لگا رہے۔

ویش کو کاشتکاری، مویشیوں کے حصول اور تجارت میں مشغول رہنا چاہئے۔ شودر کا فرض ہے کہ خدمت اور چاپلوسی کرے اور اس کے ذریعہ سب کو خوش رکھے۔

ہر ذات والا جب تک مقررہ حدود میں رہ کر اپنے واجبات ادا کرتا رہے گا اور پابندی سے خدا کی عبادت میں مشغول رہے گا اور اپنے اکثر کاموں میں خدا کا دھیان رکھے گا اس کے سارے ارادوں میں خیر و کامیابی اس کی شامل حال رہے گی لیکن اگر وہ اپنی ذات اور اس کے واجبات سے تجاوز کر کے دوسری ذاتوں میں داخل ہو گا تو گناہ کا مرتکب ہو گا۔

رہی یہ بات کہ ان چار طبقوں میں سے کونسا طبقہ نجات پائے گا تو اس بارے میں ہندوؤں کے ایک اسکول کی رائے یہ ہے کہ نجات صرف برہمن اور چھتری ہی کو میسر ہو سکتی ہے اور وہ لوگ جن کے لئے وید کا پڑھنا تک جائز نہیں نجات کے مستحق نہیں ہو سکتے لیکن محقق ہندو علماء کہتے ہیں کہ نجات کی سچی لگن پیدا کر کے یہ چاروں طبقے ہی نہیں بلکہ کل نوعِ انسانی نجات کا امرت پا سکتی ہے۔ اس رائے کی دلیل بیاس کا یہ قول ہے:

"پچیس اصولوں کو اچھی طرح گرہ میں باندھ لو پھر جو مذہب چاہے اختیار کر لو یقیناً نجات پاؤ گے۔"

ابن خرداذبہ[1] (۳۰۰ھ ۹۱۲ء)۔

---

[1] المسالک والممالک، اڈیٹر ڈی خوئے، لائڈن ۱۸۸۹ء ص ۱۷

ہندوؤں کی سات ذاتیں ہیں۔

سب سے اونچی ذات شاکریہ ہے، انہی کے ہاتھ میں حکومت کی زمام رہتی ہے۔ دوسرے سات طبقات کو سجدہ کرتے ہیں لیکن یہ کسی کو سجدہ نہیں کرتے۔

دوسری ذات برہمنوں کی ہے، یہ نہ تو شراب پیتے ہیں نہ کوئی دوسرا نشی شربت۔

تیسری ذات چھتریوں (کستریہ) کی ہے۔ یہ صرف تین پیالے شراب پیتے ہیں، برہمن چھتری کی لڑکی نہیں لیتے لیکن چھتری برہمنوں میں شادی بیاہ کرتے ہیں۔

چوتھی ذات شودروں کی ہے ان کا پیشہ کاشت کاری ہے۔

پانچویں ذات ویشوں کی (بیشیا) ہے، یہ لوگ پیشہ ور اور دست کار ہوتے ہیں۔

چھٹی ذات چنڈالوں (سنڈالیہ) کی ہے، یہ ناچتے گاتے ہیں، ان کی عورتوں میں ملاحت پائی جاتی ہے۔

ساتویں ذات ڈوموں (ذمبیہ) کی ہے۔ یہ گندمی رنگ کے ہوتے ہیں۔ لہو و لعب اور نغمہ سازی بجانا ان کا پیشہ ہے۔

ادریسی متوفی ۵۶۰ھ/۱۱۶۹ء۔

---

۱ ذاتوں کے بارے میں ابن خرداذبہ کی رائے سنی سنائی رپورٹوں پر مبنی ہے اس کے برخلاف بیرونی نے سنسکرت کی کتابوں اور ہندو علماء سے مراجعت کے بعد اپنی رائے دی ہے، بعد کے اکثر جغرافیہ نویسوں نے ہندوستان کے حالات قلمبند کئے ہیں۔ ابن خرداذبہ کی غلطی کے مرتکب ہوئے ہیں اور اس کی وجہ یہ ہے کہ انھوں نے خود تحقیق کئے بغیر ابن خرداذبہ کا قول جوں کا توں نقل کر دیا۔ ابن خرداذبہ جب خلیفہ معتمد (۸۷۰-۸۹۲ء) کا ندیم تھا، اور رقص و شراب سے اس کو دلچسپی تھی، اس موضوع پر اس نے کتابیں بھی لکھی تھیں جو بعد میں ضائع ہو گئیں، غالباً اسی دلچسپی کی بنا پر وہ لکھتا ہے کہ ہندو حکمران طبقہ صرف تین پیالے شراب پیتا ہے، شاید یہ رائے اس نے عباسی سلاطین اور امراء کو اعتدال میں رکھنے کے لئے دی ہو، بہرحال اس رائے کی تائید نہ تو بیرونی نے کی ہے اور نہ کسی دوسرے عرب محقق نے۔

ہندوؤں کی ساتؔ ذاتیں ہیں:-

(۱) شاکریہ :- یہ ہندوؤں کے اکابر و ارباب اقتدار کا طبقہ ہے امور مملکت انہی کے ہاتھ میں حکومت کی باگ ڈور رہتی ہے، دوسری ذاتوں کے سب لوگ سامنے آتے وقت ان کو سجدہ کرتے ہیں۔ لیکن یہ کسی کو نہیں کرتے۔

(۲) برہمن :- یہ ہندوستان کے مذہبی لوگ ہیں۔ یہ تیندوے اور دوسرے جانوروں کی کھال پہنتے ہیں۔ بعض وقت کوئی برہمن عالم ہاتھ میں ڈنڈا لے کر کھڑا ہوجاتا ہے۔ بہت سے لوگ اس کے گرد جمع ہوجاتے ہیں اور وہ پہروں کھڑا تقریر کرتا ہے۔ لوگوں کو خدا کی یاد دلاتا ہے اور ان کی عبرت کیلئے ان پچھلی قوموں کے حالات بیان کرتا ہے جو بدکرداری کے سبب ہلاک ہوگئے تھے۔ برہمن شراب یا کوئی دوسرا نشی شربت نہیں پیتے وہ بتوں کی پوجا کو خدا تک پہونچنے کا وسیلہ قرار دیتے ہیں۔

(۳) چھتری (کستریہ) یہ لوگ تین پونڈ (رطل) شراب پیتے ہیں، اس سے زیادہ نہیں پیتے تاکہ عقل توازن خراب نہ ہوجائے، یہ لوگ برہمنوں میں شادی بیاہ کرتے ہیں لیکن برہمن ان کی لڑکیاں نہیں لیتے۔

(۴) شودر (شودریہ) یہ لوگ کھیتی باڑی کرتے ہیں۔

(۵) ویش (ویسیہ) یہ لوگ پیشہ ور اور صنعت کار ہوتے ہیں۔

(۶) چنڈال (سیدالیہ) یہ گویئے ہوتے ہیں، ان کی عورتیں ملاحت کے لئے مشہور ہیں۔

(۷) ڈوم (ذوکیہ) لہو ولعب اور سازبجانا ان کا پیشہ ہے۔

برہمن کی واجبات زندگی

بیرؔ ژنی :-

جب برہمن سات سال کا ہوتا ہے تو اس کی عمر کے چار دوروں کا آغاز ہوتا ہے، پہلا دور

لہ ذاتوں کے باب میں ادریسی کا ماخذ ابن خرداذبہ ہے۔ ؎ ابن خرداذبہ نے ثلاثہ اقداح لکھا ہے۔ ادریسی کے قلمی نسخہ میں ارطال ہے جو کاتب کا تصرف معلوم ہوتا ہے۔ ؎ کتاب الہند ص ۲۶۷، ۲۷۰

آٹھویں سال سے شروع ہوتا ہے، اس وقت اس کے پاس برہمن جمع ہوتے ہیں اور ذمہ داریاں اور واجبات سے اس کو باخبر کرتے ہیں، نیز فہمائش کرتے ہیں کہ ساری عمر پابندی کے ساتھ ان پر عمل کرتا رہے پھر اس کی کمر پر زنار باندھتے ہیں اور گلے میں جنیو ڈالتے ہیں۔ جو لنعاگوں سے بنی ہوئی تگڈی ہوتی ہے، دوسرا جنیو کپڑے سے بنایا جاتا ہے اور الٹے کندھے سے ہو کر سیدھی بغل سے گذرتا ہے، لڑکے کے ہاتھ میں ایک چھڑی دی جاتی ہے اور دَربھ (دَربھَ) گھاس کی انگوٹھی اس کی داہنی چھنگلی میں پہنائی جاتی ہے، اس انگوٹھی کو پوتر (پوِتر) کہتے ہیں۔ انگوٹھی کا مقصد یہ ہے کہ وہ سیدھے ہاتھ سے جو کچھ دے اس میں برکت وغیرہ ہو۔ اس کا پہننا اتنا ضروری نہیں جتنا جنیو کا پہننا ضروری ہے، جنیو کسی حال میں جسم سے الگ نہیں کیا جا سکتا، اگر اس کو کھانے یا قضائے حاجت کے وقت اتار دے تو گنہگار ہوگا اور اس کا کفارہ روزہ یا خیرات کے ذریعہ ادا کرنا پڑے گا۔

عمر کا پہلا دور پچیس سال تک چلتا ہے۔ بشن پُران میں ہے کہ پہلے دور کی میعاد اڑتالیس سال تک ہے، اس دور میں ضروری ہے کہ برہمن زہد و تیاگ کی زندگی اختیار کرے، زمین پر سوئے اور گرو سے وید کے معانی، مطالب، علم کلام اور مسائل شرعیہ کی تحصیل کرے۔ گرو کی دن رات خدمت کرے، ہر دن تین بار غسل کرے، آگ پر قربانیاں کرے اور قربانی کے بعد اپنے گرو کو سجدہ کرے، ایک دن ناغہ کر کے روزہ رکھے اور گوشت سے بالکل محترز رہے۔ اس کی بود و باش گرو کے گھر ہونی چاہئے۔ دوپہر یا شام کو صرف پانچ گھروں سے کھانا مانگنے کے لئے نکل سکتا ہے، جو خیرات ملے اس کو گرو کے سامنے رکھ دے تاکہ وہ جو چاہے اس میں سے لے لے اور باقی چیلے کو کھانے کے لئے دے دے، آگ کی قربانی کے لئے دربھ اور پلاس کی لکڑی جمع کر کے لائے۔ دوسری قوموں کی طرح ہندو بھی آگ کو مقدس سمجھتے ہیں، ان کا خیال ہے کہ قربانی اسی وقت قبول ہوتی ہے۔ جب اس پر آگ ڈالی جائے۔

برہمن کی عمر کا دوسرا دور پچیس سے پچاس سال تک چلتا ہے، بشن پران میں اس کی میعاد ستر سال دی گئی ہے۔ اس دور میں گرو اس کو شادی کی اجازت دے گا اور وہ شادی کرے گا۔ گرہستی کی زندگی بسر کرنے لگے گا اور بچے پیدا کرے گا۔ لیکن بیوی کے پاس ہر ماہ ایک بار سے

وہ نہیں جائے گا اور یہ بھی اسوقت جب ماہواری سے فارغ ہوکر وہ پاک صاف ہوجائے گی۔ برہمن بارہ سال سے زیادہ کی لڑکی سے شادی نہیں کرنی چاہئے۔

برہمن کے لئے چار طریقوں سے معاش حاصل کرنا جائز ہے

(۱) چھتری کو تعلیم دے کر اس مد سے جو کچھ کمائے گا اس کو معاوضہ سے نہیں اعزاز و اکرام سے تعبیر کیا جائے گا۔

(۲) نذرانے جو دوسروں کے لئے آگ پر کی گئی قربانی کے مراسم ادا کرنے سے اس کو حاصل ہوں گے۔

(۳) سلاطین و امراء کے عطیے لیکن عطیے مانگنے میں برہمن کی طرف سے منت سماجت اور ان کی طرف سے ناخوشی اور کراہت کا اظہار نہیں ہونا چاہئے۔ چونکہ سلاطین و امراء برہمن کی معاش کا ایک بڑا ذریعہ ہیں اس لئے ان کے گھروں میں مذہبی معاملات انجام دینے کے لئے ہمیشہ برہمن جن کو پروہت کہا جاتا ہے موجود رہتے ہیں۔

(۴) ترکاری اور پھل وغیرہ توڑ کر، برہمن کے لئے کپڑے اور چھالیہ کی تجارت بھی جائز ہے لیکن بہتر ہے کہ تجارتی دغل فصل سے بچنے کے لئے وہ خود تجارت میں عملاً داخل نہ ہو بلکہ کسی ویش کے سپرد کردے۔ برہمن سے کوئی سرکاری ٹیکس نہیں لیا جائے گا۔ مویشی گائے اور رنگ کی تجارت برہمن کے لئے ممنوع ہے، اس کے لئے سود لینا بھی حرام ہے، نیلا رنگ ہر رنگ سے زیادہ نجس ہے، اگر برہمن کے جسم پر لگ جائے تو اس پر غسل واجب ہوجاتا ہے۔

عمر کا تیسرا دور پچاس سال سے پچھتر سال تک رہتا ہے۔ لشن پران میں پچھتر کی جگہ نوے سال ہے۔ اس دور میں برہمن کو تارک الدنیا ہونا چاہئے، گرہستی کی بندشیں کاٹ ڈالنا چاہئے، بیوی اگر جنگل جانے کو تیار نہ ہو تو اسے بچوں کے حوالے کردے اور آبادی سے باہر ویسی ہی زندگی بسر کرے جیسی عمر کے پہلے دور میں کی تھی؛ اس دور میں برہمن چھت کے نیچے بود و باش چھوڑ دے اور درخت کی چھال صرف ستر پوشی کی حد تک جسم پر لپیٹ لے، بغیر بستر کے زمین پر سوئے اور صرف پھل سبزی اور جڑیں کھائے بال بڑھائے اور تیل نہ لگائے۔

عمر کا چوتھا دور اور آخری دور موت تک چلتا ہے، اس میں برہمن کو لال کپڑے پہن لینا چاہئے، ہاتھ میں ڈنڈا رکھے اور دھیان گیان میں لگ جائے، اس کو دوستی اور دشمنی کے جذبات نیز شہوت، حرص اور غضب کی آلودگی سے پاک کرے، سب سے الگ تھلگ رہے، اگر ثواب کی خاطر کسی مقدس مقام کی یاترا کرے تو سفر کے دوران کسی گاؤں میں ایک دن سے زیادہ اور شہر میں پانچ دن سے سوا قیام نہ کرے، اگر اس کو کوئی چیز دی جائے تو اگلے دن تک اس کو بچا کر نہ رکھے۔ اس کی زندگی کا مقصد وحید یہ ہونا چاہئے کہ وہ پوری تن دہی سے اس راستہ پر گامزن رہے جو اسے نجات کی منزل تک پہنچا دے جہاں پہنچ کر پھر دنیا میں آنے کی زحمت سے ہمیشہ کیلئے چھٹکارا ہو جاتا ہے۔

برہمن پر بالعموم ساری عمر جو پابندیاں عائد ہوتی ہیں

اس کو چاہئے کہ نیک کام کرے، خود خیرات دے اور دوسروں سے وصول بھی کرے، برہمن کو جو خیرات دی جاتی ہے اس کا ثواب مرنے والوں کے آباؤ اجداد کو ملتا ہے۔ اس کو چاہئے کہ ہمیشہ وید کی تلاوت کرتا رہے، آگ کی قربانیوں کے مراسم انجام دے، آگ جلائے اس کے قریب رہے، اس کی خدمت کرے اور اس کو بجھنے نہ دے تاکہ مرنے کے بعد اسی آگ میں جلایا جائے۔

ہر دن تین بار غسل کرے، فجر کے وقت، دوپہر کو اور غروب کے وقت، صبح کا غسل نماز کے لئے نیز اس ممکن نجاست کو دور کرنے کے لئے ضروری ہے جس سے خواب کے دوران اس کا جسم ملوث ہو گیا ہو۔ نماز خدا کی حمد و ثنا اور سجدہ پر مشتمل ہوتی ہے، سجدہ جڑے ہاتھوں کے انگوٹھوں پر سورج کی طرف موہنہ کر کے کیا جاتا ہے۔ سورج ہندوؤں کا قبلہ ہے، جنوب کے سوا جس طرف بھی سورج ہو اس کو سجدہ کیا جا سکتا ہے، جنوب کی طرف موہنہ کر کے کوئی اچھا کام نہیں کیا جاتا، اس سمت میں صرف برے ہی کام کئے جاتے ہیں۔ سورج ڈھلنے کا وقت چونکہ حصول ثواب کے لئے مخصوص ہے اس لئے ضروری ہے کہ اس وقت پاک و صاف ہو۔ شام کھانے اور نماز کا وقت ہے لیکن اس وقت غسل کرنا ضروری نہیں مستحب ہے۔

برہمن کو چاہئے کہ دن میں دو وقت کھانا کھائے، دوپہر اور غروب کے وقت۔ کھانا کھاتے

وقت ایک یا دو آدمیوں کا کھانا الگ کر دے' خاص طور پر آبادی سے الگ رہنے والے ان برہمنوں کے لئے جو عصر کے وقت مانگنے آتے ہیں' ان کو کھانا دینے میں غفلت کرنا گناہ کبیرہ ہے' کچھ کھانا جانوروں' پرندوں اور آگ کے لئے بھی الگ کر دے۔ جو بچے وہ خدا کی حمد و ثنا کر کے خود کھا لے' بچا ہوا کھانا گھر سے باہر رکھ دے اور دوبارہ اس کے قریب نہ پھٹکے' وہ ان محتاجوں کا حق ہے۔ جن کا ادھر سے اتفاقی گذر ہو' خواہ وہ انسان ہوں' خواہ پرند' خواہ کتا یا کچھ اور' برہمن کے پانی کا برتن الگ ہونا چاہئے' اگر کوئی دوسرا اس برتن کو استعمال کرلے تو اس کو توڑ دیا جائے۔ اسی طرح برہمن کے کھانے کے برتن بھی الگ ہونے چاہئیں۔ میں نے ایسے برہمن بھی دیکھے ہیں جو ایک پلیٹ میں رشتہ داروں کے ساتھ کھانا جائز سمجھتے ہیں لیکن اکثر برہمن اس کے خلاف ہیں۔ برہمن کو یہ پانچ ترکاریاں کھانے کی اجازت نہیں ہے۔ پیاز' لہسن گول کدو' کرنجن نامی جڑ جو گاجر سے ملتی جلتی ہے۔ اور نالی جو تالابوں کے کنارے اگتی ہے۔

دوسرے طبقوں کے واجبات

چھتری وید پڑھے گا اور اس کی تعلیم حاصل کرے گا لیکن وہ دوسروں کو وید کی تعلیم نہیں دے سکتا۔ آگ کیلئے قربانی کرے گا' پرانوں کی تعلیم پر عمل کرے گا' حکومت کرے گا اور رعایا کی حفاظت کے لئے دشمن سے لڑے گا کیونکہ اس کی تخلیق کا یہی مقصد ہے۔ بارہ سال کا ہونے پر اس کو چاہئے کہ تین تاروں کا بٹا ہوا ایک جنیو اور دوسرا موٹے کپڑے کا پہنے۔

ویش کے واجبات میں کاشتکاری' مویشی پالن اور برہمنوں کی ضروریات پورا کرنا ہے' وہ دو دھاگوں کا بنا ہوا صرف ایک جنیو پہن سکتا ہے۔

شودر کی حیثیت برہمنوں کے غلام کی سی ہے'۔ اس کو برہمن کے کاموں میں لگا رہنا چاہئے اور برہمن کی خدمت کرنی چاہئے اور اگر تقشف[1] کی خاطر جنیو پہننا چاہے تو موٹے کپڑے کا بنوا کر پہن سکتا ہے۔ وہ سارے کام جو برہمن کے لئے مخصوص ہیں جیسے خدا کی حمد و ثنا' وید کی تلاوت' اور آگ کی قربانیوں کی تقریبات' وہ سب کے سب ممنوع ہیں۔ البتہ دھیان گیان' نیک کام اور خیر خیرات کی شودر کو اجازت ہے۔

---

[1] معلوم نہیں البیرونی نے اس لفظ کیا معنی مراد لئے ہیں۔ تقشف ان معانی میں استعمال ہوتا ہے: خاکسار' پھٹے حال ہونا' زندگی پھیکی اور پر مشقت زندگی گذارنا' میلے کچیلے پیوندی کپڑے پہننا۔ یہیں سے کوئی بھی معنی یہاں ٹھیک ٹھیک چسپاں نہیں ہوتا۔

خیر خیرات

بیرونی:۔

ہندوؤں کے مذہب میں ہر ون اپنے مقدور بھر خیرات کرنا ضروری ہے ' ان کے ہاں روپے پر ایک سال کا عرصہ گذرنا ضروری نہیں کیونکہ سال گذرنے کی قید سے خیرات ایک ایسی مدت تک ملتوی ہو جاتی ہے جس کے بارے میں یقین کے ساتھ نہیں کہا جا سکتا کہ خیرات کرنے والا اس وقت تک بچے گا یا نہیں۔

خوشنودی خدا اور ثواب کے کچھ کام

سلیمان تاجر:۔[2]

ہندوؤں کے ہاں مختلف طریقوں سے خدا کی خوشنودی حاصل کی جاتی ہے ' منجملہ ان کے ایک طریقہ یہ ہے کہ طالب خوشنودی مسافروں کے لئے سڑک پر سرائے بنواتا ہے اور وہاں ایک بقال کا انتظام کرتا ہے جس سے مسافر ضرورت کا سامان خرید تے ہیں ' اپنے خرچ سے سراؤں میں عورتیں رکھتا ہے تاکہ مسافروں کے کام آئیں ' ہندوؤں کا خیال ہے کہ ایسا کرنا بھی باعث ثواب ہے۔ (باقی)

[1] کتاب الہند ص ۲۷۶ [2] سلسلۃ التواریخ ۱/ ۱۲۴

ادارۂ شہادت حق کی علمی و تحقیقی مطبوعات

خدا کا انکار کیوں؟	۴۰ پیسے	اسلام کا تصور توحید	۵۰ــ	سکھ مت اور توحید	۹۰ــ
کیا خدا کی ضرورت نہیں؟	۴۰ پیسے	احادیث رسول (ایمان باللہ)	۵۰ــ	یسوع مسیح انجیل کے آئینے میں	۴۵ــ
خدا پرستی ملحدین کی نظر میں	۵۰ پیسے	توحید کے اثرات انسانی زندگی پر	۵۰ــ	جین مت اور خدا پرستی	۵۰ــ
شرک کے اثرات انسانی زندگی پر	۴۰ پیسے	خدا ہے	۵۰ــ	مذاہب اور تخلیق کائنات	۵۰ــ
ہندو مت اور توحید	۱ــ۰۰	ملحدین کے شبہات	۴۰ــ	توحید کے عملی تقاضے	۵۰ــ
انجیل اور تثلیث	۸۰ــ	شرک عظیم ترین گمراہی	۴۰ــ	احادیث رسول }	۱ــ۰۰
تعلیم کا مسئلہ	۴۰ــ	بدھ مت اور شرک	۴۰ــ	رسالت محمدی }	

• ملنے کا پتہ •

مکتبۂ ترجمان ــ اردو بازار ــ دہلی